ہے' اور اب اس کی پہلی جلد معیاری کتابت اور دیدہ زیب طباعت کے زیور سے آراستہ ہو کر سامنے آئی ہے۔

زیر نظر ترجمے میں تلخیص سے کام نہیں لیا گیا بلکہ پوری کتاب کا مکمل ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس وجہ سے عربی ایڈیشن میں پہلی جلد کے صفحات ۶۱۱ ہیں اور ترجمے کی پہلی جلد کے صفحات ۹۶۱ یعنی ۳۵۰ صفحات زیادہ ہیں۔ عربی کو ایسی حسین اردو کا جامہ پہنایا گیا ہے کہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست کا مصداق ہے۔ روانی اور سلاست ایسی کہ ترجمے کا شبہ نہیں ہوتا۔ ترجمے کے بارے میں مترجم نے بجا طور پر فرمایا کہ "اس کا ترجمہ اس معیار کا تو ممکن ہی نہیں' میں نے اپنے اس ترجمے میں نہایت ہی سہل اور سادہ پیرایہ اظہار میں ان کے مفہوم اور مراد کو منتقل کرنے کی سعی کی ہے"۔ (ص ۸) اس کا صحیح اندازہ تو وہی لوگ کر سکیں گے جو عربی اور اردو دونوں کا تقابلی مطالعہ کریں۔ اصل کتاب کی طرح' ترجمے میں بھی پہلے ایک درس کی آیات دی گئی ہیں اور پھر ان کا سلیس اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ قرآنی آیات جہاں کہیں بھی آئی ہیں انھیں جلی قلم سے الگ لکھا گیا ہے۔ تصحیح کا بطور خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی جہاں بھی آیا ہے وہاں صلی اللہ علیہ وسلم پوری طرح لکھا گیا ہے جو ادب و احترام کا ضروری تقاضا ہے۔ صفحہ ۷۷۷ پر وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ کا ترجمہ صحیح دیا گیا ہے لیکن آیت مذکورہ کی جگہ دوسری آیت: مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ دی گئی ہے' جو صحیح نہیں ہے۔ اگلی اشاعت میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ (عبد المالک)

ازواج مطہرات اور مستشرقین ظفر علی قریشی' مترجم: پروفیسر سی ضیائی۔ پتا: ایس آئی گیلانی بک سیلرز' از رحمن بلڈنگ رنگ لین' ۶۰ دی مال لاہور۔ صفحات: ۶۱۔ قیمت: ۵۰ روپے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عائلی زندگی کے بارے میں بیشتر مغربی سیرت نگاروں اور مستشرقوں نے بہت چھینٹے اڑائے ہیں۔ بعض کا رویہ تو واضح طور پر سخت معاندانہ رہا ہے۔ یہ رویہ صدیوں سے جاری مسلم صلیبی کشمکش کا ایک حصہ ہے۔ مسلم علما نے سیرت النبی ؐ پر اڑائے جانے والے چھینٹوں اور داغ دھبوں کو دور کرنے میں کبھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ زیر نظر مقالہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جو جامعہ ازہر قاہرہ کی ایک بین الاقوامی سیرت کانفرنس میں پیش کیا گیا۔

پروفیسر قریشی نے سیرت النبی ؐ پر مستشرقین کے اعتراضات کے موضوع پر سالہا سال تک تحقیق کی ہے۔ چنانچہ ان کے مطالعے کی وسعت اور موضوع پر مہارت زیر نظر مقالے میں بھی نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ انھوں نے آنحضرت ؐ کے ایک ایک نکاح کے معاملے پر الگ الگ بحث کی ہے اور مستشرقین

کے جملہ اعتراضات کے شافی جواب دیے ہیں اور بیشتر استشہادات مسیحی مستشرقین ہی سے کیے ہیں جو معترف ہیں کہ ان نکاحوں کے پس منظر میں کسی خواہش نفس کا کوئی دخل نہ تھا۔ تعدد ازواج کی حکمتیں ' تقاضے اور مصلحتیں دیگر تھیں۔

پروفیسر آسی ضیائی نے اس مقالے کو مہارت اور عمدگی سے اردو کے قالب میں ڈھالا ہے۔ مقالہ گو مختصر ہے 'مگر مصنف نے دستاویزی شہادتیں اور حوالے فراہم کر کے ' اسے جامع اور مستند بنا دیا ہے۔ اپنے موضوع پر یہ ایک معیاری اور کامیاب تحریر ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)

ذہنی اضطراب اور سکون کی راہ : ڈاکٹر علی اصغر چودھری۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز ' شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ صفحات: ۲۳۲۔ قیمت: ۳۶ روپے۔

یہ کتاب عملی نفسیات کے ایک اہم موضوع پر اسلامی اور مشرقی نقطہ نظر کو موثر اور مفید انداز میں پیش کرتی ہے۔ سکون کے حصول کے لیے کارنیگی بھی مذہب 'بلکہ نام لے کر اسلام کی افادیت کو تسلیم کرتا ہے مگر کارنیگی کے نزدیک یہ محض درجنوں نسخوں میں سے ایک "نسخہ" ہے جسے ایک شخص "بوقت ضرورت" آزما سکتا ہے۔ لیکن کتاب زیر تبصرہ میں ڈاکٹر علی اصغر چودھری ایک مسلمان کا نقطہ نظر پیش کرتے ہیں جس کا بنیادی عقیدہ ہی خالق کائنات کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان ہے۔ کائنات کی اس اہم ترین حقیقت کو تسلیم کرنے کا لازمی اثر ایک مسلمان کی زندگی پر پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ وہ حقیقی سکون و مسرت کی تلاش میں نہ تو شتر بے مہار بنتا ہے ' نہ "چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی" کا قائل ہو کر ہر نئے فیشن کی اندھا دھند پیروی کرتا ہے ' نہ منشیات کے اندھیروں میں ڈوبتا ہے اور نہ عقل انسانی کے ایجاد کردہ نت نئے اور بدلتے کارنیگی ٹائپ نسخوں پر انحصار کرتا ہے۔

مصنف کے نزدیک حقیقی سکون کا سرچشمہ خدا پر توکل 'اس کی طرف رجوع 'اس کے فیصلوں اور تقدیر پر راضی رہنا اور اپنی زبان (بلکہ ہو سکے تو دل اور اعضا کو بھی) ذکر الہیٰ سے تر رکھنا ہے۔ ڈاکٹر صاحب طائف کے ایک ہسپتال میں بہت سے ایسے دماغی مریضوں کا قرآنی آیات کی تذکیر کے ذریعے کامیاب علاج کر چکے ہیں 'جنھیں دوسرے ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے۔ (ص ۱۳۷)

مصنف نفسیاتی امراض کا حل تجویز کرتے وقت بظاہر مشرقی روایات 'تصوف اور ذکر الہیٰ پر کلیتاً انحصار کرتے ہیں۔ یہ واضح نہیں کہ وہ جدید نفسیات کے تجویز کردہ جائز اور مفید نسخوں کا بوقت ضرورت استعمال کرنے کے کس حد تک قائل ہیں؟ یہ کتاب عملی نفسیات کو "اسلامیانے" کی ایک اچھی کوشش بن سکتی ہے بشرطیکہ اس میں مشرقیت پر غیر ضروری انحصار کو ختم کیا جائے۔ مصنف بجا طور پر فرماتے ہیں کہ "اس (مغربی) سائنس نے جب سے طب کے میدان میں دخل دیا ہے ' انسان کو فقط